گردوپیش

احتشام الدین ارشد
Email:syedearshad@yahoo.com

شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

سیاسیات پر لکھتے لکھتے کبھی اکتاہٹ بھی ہوتی ہے ایسے میں کسی کرم فرما کی فرمائش آ جائے تو اندر سے ایک تحریک پیدا ہوتی ہے کہ اور بھی غم ہیں زمانے میں محبت کے سوا۔ پچھلے دنوں انڈیانا سے برادرم انجینئر انوار اکمل خان نے ای میل کے ذریعے ایک پیغام بھیجا وہ اوبیٹ ہیلپر نامی ایک غیر منافع بخش تنظیم کے سربراہ ہیں۔ جو دنیا بھر کے مفلوک الحال لوگوں کی خبر گیری کا کام کرتی ہے۔ ان دنوں یہ تنظیم بنگلہ دیش کے کیمپوں میں محصور پاکستانی مسلمانوں کے لئے کام کر رہی ہے جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے تو دنیا کی یہ واحد تنظیم ہے جو ان بے سہارا لوگوں کے لئے عملی طور پر ان کی Welfare کے لئے کئی پروجیکٹ پر سرگرداں ہے۔ ای میل پیغام میں انوار خان نے بیان کی تھی کہ رمضان کے مہینے میں امریکہ میں مقیم مسلمان جس حد تک ہو سکے ان محصورین کے لئے اوبیٹ ہیلپر کو امدادی رقوم ارسال کریں چونکہ ان اڑھائی لاکھ محصور پاکستانی

> ان دنوں یہ تنظیم بنگلہ دیش کے کیمپوں میں محصور پاکستانی مسلمانوں کے لئے کام کر رہی ہے جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے تو دنیا کی یہ واحد تنظیم ہے جو ان بے سہارا لوگوں کے لئے عملی طور پر ان کی Welfare کے لئے کئی پروجیکٹ پر سرگرداں ہے
> دنیا بھر کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے ان مظلوم و محصور بھائیوں کی دل کھول کر امداد کریں

مسلمانوں کو دنیا کے کسی کونے سے کوئی امداد نہیں مل رہی۔ ان کو روزگار میسر نہیں۔ سر چھپانے کو جگہ نہیں ایک جھونپڑے سے کیمپ جہاں تقریباً ساڑھے تین سو خاندان رہتے ہیں۔ صرف دو بیت الخلاء ہیں جن کو استعمال کرنے کے لئے قطاریں ہوتی ہیں۔ عورتوں کے لئے اول تو کوئی مخصوص غسل خانہ نہیں۔ جس کو وہ استعمال کرتی ہیں وہ کھلے ہوتے ہیں پردے کا کوئی انتظام نہیں اس طرح کہ 66 کیمپس پورے بنگلہ دیش میں ہیں۔ انہیں بنگلہ دیش کے شہریوں جیسے حقوق حاصل نہیں۔ ان کا اپنا ملک جس کی محبت کے جرم میں وہ اس حال کو پہنچے ہیں انہیں وطن لانے میں بس وہی سے کام لے رہا ہے اس لئے یہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے ان مظلوم و محصور بھائیوں کی دل کھول کر امداد کریں۔ میں نے ان ہی احساسات کو ای میل میں درج کرتے ہوئے اپنے دیگر واقف کاروں اور احباب کو ارسال کر دیا اور اس کی نقل (کاپی) برادرم انوار کو بھی بھیج دی۔ جواب میں ان کا شکوے بھرا فون آیا۔ ان کا کہنا تھا کہ میرے ای میل کی فہرست اتنی طویل نہیں ہو گی جتنی کہ میرے کالم کے پڑھنے والوں کی ہے ان کا کہنا تھا کہ میں یا ایل اپنے کالم میں کروں مجھے کبھی بھی یہ خوش فہمی نہیں رہی کہ میری تحریر بہت سے لوگ پڑھتے ہوں گے۔ پھر یہ کہ میرے موضوعات ذرا مختلف ہی ہوتے ہیں۔ بنگلہ دیش میں محصور پاکستانیوں کے بارے میں تو اکثر لکھتا ہوں اور جب بھی موقع ملا احساسات کے ساتھ لکھوں گا کہ یہ ایک عبادت ہے۔ انسانیت اگر سسک اور تڑپ رہی ہو تو دوسروں کو اس المیے کے بارے میں بتانا بھی عبادت ہے لیکن کبھی کسی فرد یا گروپ کے مالی امداد کے لئے میں نے قلم نہیں اٹھایا تھا۔ ابھی اسی امید و بیم کی کیفیت میں تھا کہ میری ایک ایسی بہن کا فون بھی آ گیا جن کو میں نے انوار خان کا ای میل Forward کیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے اکثر رشتہ داروں کو اس المیے کا علم نہیں۔ اس لئے کیوں نہ میں اس بارے میں اپنے کالم میں لکھوں۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں نے اکثر لکھا ہے تو وہ کہنے لگیں کہ ان کی امداد کے لئے کیا ہو رہا ہے اور کون کر رہا ہے؟ یہ معلوم ہونا چاہئے تاکہ جو لوگ اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں وہ عدم معلومات کی وجہ سے محروم نہ رہ جائیں۔ اس مہینے دنیا بھر کے مسلمان جہاں اور نیکیاں کمانے میں مصروف ہوتے ہیں وہیں وہ زکوٰۃ جیسے فرائض کی ادائیگی بھی کیا کرتے ہیں۔ بعض احباب کا کہنا ہے کہ ہم میں سے اکثر لوگوں کو زکوٰۃ کے بارے میں تفصیل نہیں معلوم (واللہ عالم بالصواب) زکوٰۃ کے بارے میں بالکل سیدھی سی بات تو یہ ہے کہ یہ ہر مسلمان پر فرض ہے ٹھیک اسی طرح جس طرح نماز..... اور اس کا مسئلہ بھی بہت سادہ ہے۔ پورے سال جو رقم آپ کے پاس بچت کے طور پر تھی اس پر اڑھائی فیصد زکوٰۃ فرض ہے اسی طرح جو زیور سال بھر آپ کی تحویل میں ہے اس کی کل قیمت پر اڑھائی فیصد کی رقم زکوٰۃ لازم ہو گی (یہ واضح رہے کہ یہ مسئلہ حنفی مسلک کے لوگوں کے لئے ہے) اگر کوئی شخص پچھلے کسی برس میں زکوٰۃ ٹھیک تخمینے کے مطابق ادا نہیں کر سکا اسے اگلے سال ادا کر دینا چاہئے۔ اگر آپ نے کسی کو رقم قرض کے طور پر دی ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ آپ کے ذمے ہو گی۔ زکوٰۃ کی اہمیت کے لئے ایک الگ مضمون چاہئے۔ صرف اتنا سمجھ لینا چاہئے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی اس کے شرعی قانون کے مطابق ادا نہ کیا تو آپ عذاب کا سامنا بھی کر سکتے ہیں اور آپ کی دولت بھی خالص اور پاک نہیں ہو گی کیونکہ آپ نے اس میں سے اللہ کے حکم کے مطابق ضرورت مند مسلمانوں کو ان کا حصہ نہیں دیا ہے۔ جو دولت آپ کے پاس ہے وہ اللہ کی امانت ہے اور اگر اس امانت کا استعمال درست طریقے سے نہیں ہوا تو اس کا خمیازہ آپ ہی کو بھگتنا ہے۔ میں تو صرف آپ سے اتنا ہی کہوں گا کہ آپ اپنی زکوٰۃ میں سے تھوڑا سا حصہ اپنے ان بھائیوں کے لئے ضرور مختص کریں جو جانوروں سے بدتر زندگی گزار رہے ہیں۔ میری اس تحریر کے ذریعے اگر چند لوگوں نے بھی ان محصور پاکستانی مسلمانوں کو امداد بھیج دی تو میں سمجھوں گا کہ میں نے اپنی آخرت بنانا شروع کر دی ہے۔ میری آواز کی کوئی اہمیت نہیں لیکن سوچتا ہوں۔

"شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات"

ایک بات اور وضاحت کروں گا کہ جن لوگوں کو اس سلسلے میں چیک بھیجنا ہو وہ براہ راست برادرم انوار اکمل خان کو مندرجہ ذیل پتے پر روانہ کریں۔

OBAT HELPERS INC.
5998 Hall Road,
Plainfield, In 46168
Phone: (317) 361-5096
Web: www.obathelpers. org

☆☆☆☆☆☆